خلاصۂ درس: ۱۹

۴۔ فاعل اور مفعول کے درمیان ترتیب

- جملۂ فعلیہ میں اجزائے جملہ کی ترتیب اس طرح ہے: فعل ← فاعل ← مفعول بہ

فاعل کبھی بھی فعل پر مقدم نہیں ہو سکتا ہے۔ لیکن مفعول کو فاعل سے پہلے لایا جا سکتا ہے کیونکہ دونوں کا اعراب معین ہے اور قابل تمیز ہے۔ چنانچہ جس کلمہ پر ظاہری فتحہ ہو گا وہ مفعول ہو گا اب چاہے وہ پہلے ہی کیوں نہ آجائے اور جس کلمہ پر ضمہ ہو گا وہ فاعل ہو گا اب چاہے وہ بعد میں ہی کیوں نہ ہو جیسے ضَرَبَ عَمْراً زَيْدٌ۔

(فاعل کو تین مقام پر مفعول پر مقدم کرنا ضروری ہے یعنی ترتیب کے مطابق لانا ضروری ہے۔)

أ. جہاں [اعراب موجود نہ ہو اب چاہے] دونوں اسم مقصور ہوں جیسے ضَرَبَ مُوسَى يَحْيَى یا اسم اشارہ ہوں جیسے ضَرَبَ هٰذَا ذَاكَ یا یائے متکلم کی طرف مضاف ہوں جیسے ضَرَبَ أَبِي غلامي اور التباس و اشتباہ کا خوف ہو۔

☜ اگر کوئی ایسا قرینہ موجود ہو جس سے اشتباہ اور غلط فہمی دور ہو جائے تو مفعول کو فاعل پر مقدم کرنا جائز ہے اب چاہے دونوں اسم مقصور ہوں یا نہ۔

- وہ قرینہ لفظی اور ظاہری ہو جیسے ضَرَبَ عَمْراً زَيْدٌ
- یا معنوی ہو یعنی معنی کے ذریعہ سے فاعل و مفعول کا تعین ہو سکتا ہو جیسے أَكَلَ الْكُمَّثْرىٰ يَحْيَى

ب. جہاں فاعل ضمیر متصل ہو اور مفعول فعل کے بعد آئے جیسے ضَرَبْتُ زَيْداً.

ج. جہاں مفعول بہ إِلَّا یا اس کے ہم معنی لفظ کے ذریعہ سے محصور فیہ واقع ہوا ہو یعنی مفعول بہ إِلَّا یا اس کے ہم معنی لفظ کے بعد آئے جیسے مَا ضَرَبَ زَيْدٌ إِلَّا عَمْراً یا إِنَّمَا ضَرَبَ زَيْدٌ عَمْراً.

۵۔ فعل و فاعل کا حذف کرنا

☜ جہاں کوئی قرینہ موجود ہو وہاں فعل کو حذف کیا جا سکتا ہے مثلاً کوئی پوچھے: مَنْ ضَرَبَ؟ (کس نے مارا؟) تو آپ جواب میں کہیں: زَيْدٌ (زید نے [مارا])۔

- قرینہ یعنی وہ ثبوت جس پر اعتماد کرتے ہوئے انسان اپنے جملہ سے کسی کلمہ کو حذف کر دیتا ہے۔

☜ اسی طرح فعل وفاعل دونوں کو بھی حذف کیا جاسکتا ہے مثلاً کوئی پوچھے: أَ قامَ زَیْدٌ؟ (کیا زید کھڑا ہوا؟) تو آپ کہیں: نَعَمْ (ہاں)۔

☜ اور کبھی کبھی فاعل کو حذف کرکے مفعول بہ کو اس کی جگہ پر رکھ دیا جاتا ہے۔ اور ایسا اس وقت ہوتا ہے جب فعل مجہول ہو جیسے ضُرِبَ زَیْدٌ. اس کو نائب فاعل کہتے ہیں اور یہ یعنی نائب فاعل مرفوعات کی دوسری قسم ہے۔

ImamSadiq.tv